غلبہ اسلام کی عظیم الشان پیشگوئی امام مہدی سے وابستہ ہے۔

پہلا خطبہ جمعہ جو تمام یورپ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ

براہ راست سنا اور دیکھا گیا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ /جنوری ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت کیں۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ (الصّف:۱۰)

هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا (الفتح ۲۹)

پھر فرمایا:۔

یہ دو آیاتِ قرآنیہ جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں سے پہلی سورۃ الصّف سے لی گئی ہے اور اس کی دسویں آیت ہے اور دوسری سورۃ الفتح سے۔ سورۃ الصّف کی آیت میں یہ ذکر ہے کہ وہی خدا ہے جس نے اپنے اس رسول یعنی محمد مصطفی ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ تا کہ وہ اس دین حق کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کر دے۔ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ خواہ مشرک اُسے کتنا ہی ناپسند کریں۔ بعینہٖ انہی الفاظ میں یہ آیت

سورۂ توبہ میں بھی آئی ہے لیکن ذرا سے اختلاف کے ساتھ یہ مضمون اس دوسری آیت میں بیان فرمایا گیا جو سورۃ الفتح کی ۲۹ ویں آیت ہے اور جس کی میں نے بعد میں تلاوت کی تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی اللہ ہے جس نے اِس رسول یعنی محمد مصطفی ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس دین کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کر دے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور خدا سے بڑھ کر کوئی قابل اعتماد گواہ نہیں ہوسکتا۔ اِس بات کے لئے خدا کی گواہی بہت کافی ہے کہ یہ تقدیر لازماً رونما ہو کر رہے گی اور دُنیا کی کوئی طاقت اس کو تبدیل نہیں کرسکتی۔

یہ وہ پیشگوئی ہے جس کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے ہے اور تمام گزشتہ مفسرین اس بات کو یا لکھ چکے ہیں یا دوسروں کی کتابوں میں پڑھ کر ان سے اختلاف نہیں کیا کہ ان پیشگوئیوں کا تعلق حضرت مسیح سے یعنی مسیح کی بعثت ثانیہ سے اور امام مہدیؑ سے ہے۔ اس کے دور میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کیا جائے گا اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے کامل غلام اور بروز کے طور پر وہ کام جس کا آغاز حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے شروع فرمایا اس کا انجام اور اتمام مہدی اور مسیح کے زمانہ میں ہوگا۔ گویا مہدی اور مسیح کے لئے تمام دُنیا کو جمع کرنا مقدر تھا۔ سورہ جمعہ میں بھی جو جمع کا مضمون آنحضرت ﷺ کے بروزی ظہور کے سلسلہ میں بیان فرمایا گیا اس میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ دو زمانوں کو جمع کرنے والا ہوگا۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔(الجمعہ:۴) وہ اُس شان کا وجود ہوگا کہ جو حضور اکرم ﷺ کی بعثت ثانیہ کا مرتبہ رکھتا ہوگا اور آپؐ ہی کی غلامی میں اور آپؐ ہی کے آغاز کئے ہوئے کاموں کی تکمیل کی خاطر آئے گا اور اٰخَرِيْنَ میں بسنے والوں کو اوّلین سے ملا دے گا یعنی ان کے ساتھ جمع کر دے گا تو جمع کے مضمون کا سورۂ جمعہ کے ساتھ جو گہرا تعلق رکھتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے اور یہ وہ دعویٰ ہے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی نہیں فرمایا بلکہ آپؑ کی تائید میں بڑے بڑے مفسرین اور مفکرین یہی بات لکھتے چلے آئے ہیں۔ سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے (یعنی نعمت کو تمام کیا ہے) وہ یہی

دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ (یعنی جمعہ کے دن ہی نعمت اپنے پایۂ تکمیل کو پہنچی) یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر تمام نعمت جو لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے لئے مخصوص رکھا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے کے ذریعے لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت و ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔‘‘

یعنی ایک زمانہ میں تمام بنی نوع انسان کو حضرت محمد مصطفی ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے والا جمعہ اور دو مختلف زمانوں کے غلامان محمد مصطفی ﷺ کو ایک جگہ اکٹھا کر دینے والا جمعہ وہی جمعہ ہے جو امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ کی بعثت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

’’اِس وقت رسول اللہ ﷺ کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہؓ کی پھر قائم ہوئی ہے۔ اتمام نعمت کا وقت آ پہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ: ۱۰۴)

اب میں پُرانے مفسرین کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تصریحات کی بڑی قوت کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ تفسیر

قرطبی میں اسی آیت کے تحت یعنی لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے تحت لکھا ہے کہ

”قال ابو هريرة والضّحاكُ هذاعند نزول عيسىٰ عليه السلام و قال السّدى ذاك عند خروج المهدى.“

(تفسیر قرطبی جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

یعنی حضرت ابو ہریرہؓ اور ضحاکؒ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا نزول مسیح کے وقت پورا ہوگا اور سدّی کہتے ہیں کہ ظہور مہدی پر یہ وعدہ پورا ہوگا۔ دراصل تو یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ان دونوں کا یہ کہنا اختلاف کا رنگ نہیں رکھتا بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس وجود کے ذریعے یہ وعدہ پورا ہوگا اس کا ایک نام مسیح ہے اور ایک نام مہدی ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں میں ترجمہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

”حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس آیت میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دینوں پر اسلام کو غالب کرے گا اور اس وعدہ کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہوگی اور سدّی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدی موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔“ (تفسیر کبیر جزو نمبر ۶ تفسیر سورۃ التوبہ زیر آیت ہذا)

حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید بالاکوٹ اسی آیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”ظاہر ہے کہ دین کی ابتداء حضرت رسول مقبول ﷺ سے ہوئی لیکن اس کا اتمام مہدی کے ہاتھ پر ہوگا۔“ (منصب امامت صفحہ: ۷۰)

اب ایک اور دلچسپ چیز میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے عموماً احمدی بھی واقف نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام جمعہ بھی ہے جو پیشگوئی کے طور پر آپ کے رکھے گئے یعنی امام مہدیؑ کا نام جمعہ بھی ہے جو پہلے سے ہی مذکور چلا آتا ہے۔ چنانچہ النجم الثاقب جلد نمبر ۱ مؤلفہ مولانا ابو الحسنات محمد عبد الغفور میں یہ درج ہے کہ

جمعہ مہدیؑ کے مبارک ناموں میں سے ہے یا آپ کی ذات شریف سے کنایہ ہے یا اس نام سے موسوم ہونے کی وجہ اس کا لوگوں کو جمع کرنا ہے۔

حضرت امام علی تقی علیہ السلام نے فرمایا۔

’’جمعہ میرا بیٹا ہے (یعنی امام مہدی جس کا نام جمعہ ہے وہ میرا بیٹا ہے) اور اسی کی طرف اہل حق اور صادق لوگ جمع ہوں گے۔... وہ تمام دینوں کو ایک دین پر جمع کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر اتمام نعمت کرے گا اور حق کو اس کے ذریعے ظاہر و ثابت اور باطل کو محو کرے گا اور وہ مہدی ہے۔‘‘

(النجم الثاقب جلد نمبر ا مؤلفہ مولانا ابوالحسنات محمد عبدالغفور ۱۳۰۸ ھجری)

آج کا دن احمدیت کی تاریخ میں ایک بہت ہی مبارک دن ہے۔ یہ جمعہ جماعت کی دوسری صدی کے آغاز میں ایک بہت ہی عظیم سنگ میل نصب کر رہا ہے اور جماعت کو جمع ہونے کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ سب سے پہلے خطبات کے نظام کو مواصلاتی رابطوں کے ذریعے صوتی لحاظ سے نہ صرف ایک برّ اعظم میں بلکہ دنیا کے بہت سے برّ اعظموں میں دور دراز کے ممالک تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ یہ بھی جمع کا ایک نیا رنگ تھا اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آئندہ دور میں بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا مقدر تھا اس لئے یہ ظاہری علامتیں بھی جماعت احمدیہ کے ہی حق میں پوری ہو رہی ہیں اور کسی جماعت کو بھی یہ توفیق نہیں ملی حالانکہ جماعت احمدیہ ایک غریب اور چھوٹی سی جماعت ہے اور اس کے مدمقابل جو دشمن ہیں وہ دنیا کے لحاظ سے اتنے طاقتور ہیں کہ بڑی بڑی حکومتوں کے مالک ہیں اور اتنے ارب ہا ارب روپے کے مالک ہیں کہ عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے آج کا جمعہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے ایک بہت عظیم نشان بن کر ظاہر ہوا ہے۔ صوتی لحاظ سے ہی نہیں آج تصویری لحاظ سے بھی بنی نوع انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عاجز غلام اور خلیفۃ المسیح کو یہ توفیق ملی ہے کہ ایسا خطبہ دے رہا ہے اور ایسا جمعہ پڑھا رہا ہے جو ایک بہت ہی طاقتور براعظم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صوتی لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے اور تصویری لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے یعنی ٹیلی ویژن کے ذریعے روس کے انتہائی مشرق یعنی ولاڈی واسکٹ سے لے کر یورپ کے انتہائی مغربی علاقوں تک یعنی غالباً اس میں آئرلینڈ کا مغربی کنارہ ہوگا یا Britain کا مجھے اس وقت پوری طرح ذہن میں نہیں لیکن جو بھی یورپ کے جزائر ہیں ان میں بھی جو انتہائی مغرب کی طرف ہے ان سب میں یہ خطبہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دیکھا اور سُنا جا سکتا ہے اور اسی طرح ناروے

کے شمال سے لے کر سپین کے جنوب میں جبل الطارق تک یہ خطبہ خدا کے فضل سے دیکھا اور سُنا جا سکتا ہے اور ترکی کے اس حصہ میں بھی جو یورپ کا حصہ کہلاتا ہے اس میں بھی یہ خطبہ اسی طرح مواصلاتی ذرائع سے صوتی اور تصویری لحاظ سے نشر ہو رہا ہے۔ پس یہ دن ہمارے لئے جذباتی لحاظ سے ایک بہت ہی ہیجانی دن ہے لیکن اس کا صرف جذبات سے تعلق نہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے۔ دُنیا کو ان ذرائع سے جمع کرنا اور دین میں جمع کرنا اور خطبہ کے ذریعے جمعہ کے دن جمع کرنا یہ وہ سارے مقدّرات ہیں جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اور ان آیات کریمہ سے ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یعنی سورۃ جمعہ، سورۃ صف، سورۃ توبہ اور سورۃ فتح کی ان پیشگوئیوں سے ہے جن کا مظہر آج دنیا میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام یعنی جماعت احمدیہ ہے اور یہ ایسا اعزاز ہے جو مل چکا اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اب اس اعزاز کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتیں۔ ایسی سعادت ہے کہ جس کے حصے آ گئی جسے خدا نے عطا فرما دی وہ اب دنیا کی تمام عظمتیں رکھنے والی سلطنتیں بھی مل کر چاہیں تو اب اُس سے چھین نہیں سکتیں۔ جو سبقت جماعت کو نصیب ہوگئی وہ نصیب ہوگئی اور اب ان کے لئے تو اگر وہ ظالم ہیں اور دشمنی رکھتے ہیں تو سر پیٹنے اور واویلا کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا مگر ہمیں اس بات پر کوئی خوشی نہیں کہ دشمن اس کے نتیجہ میں غیظ و غضب دکھاتا ہے اور جوش دکھاتا ہے اور نفرت میں پہلے سے بڑھ جاتا ہے۔ ہماری تو دعا یہ ہے کہ اس نئے ذریعہ سے کثرت کے ساتھ غیر احمدی مسلمانوں کو یہ خطبات براہ راست سننے اور دیکھنے کی توفیق ملے اور اس کے نتیجہ میں جو دوریاں ہیں وہ کم ہو جائیں، جو فاصلے ہیں وہ پاٹے جائیں اور جن جن کو خدا نے فراست عطا فرمائی ہے وہ نہ صرف اپنے کانوں سے سنیں بلکہ آنکھوں سے دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ یہ جھوٹے اور جھوٹوں کے مونہوں کی باتیں ہیں یا سچوں کے کلام ہیں اور اس رنگ میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کے نئے سامان پیدا فرمائے۔ ہمیں اس بات میں خوشی ہے کہ اگر ایک بھی سعید روح اس نئے ذریعہ سے سچ کو پا جاتی ہے اور حق کی آغوش میں آجاتی ہے تو ہمارے لئے یہ ایک اور جمعہ یعنی عید کا دن ہوگا۔ جہاں تک جمعہ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے اب میں ان سے متعلق آپ کو کچھ سمجھانا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ تو دیکھ لیا کہ خدا کی تقدیر نے خوب کھول کر روز روشن کی طرح واضح فرما دیا کہ جماعت احمدیہ اور جمعہ کا ایک بہت ہی گہرا رشتہ ہے۔

ایک تاریخی رشتہ بھی اور ایک حال کے زمانے پر پھیلا ہوا رشتہ ہے اور ایک مستقبل کے زمانے میں رونما ہونے والے واقعات کا رشتہ ہے۔اور یہ ایسے گہرے تقدیری رشتے ہیں جن کے نتیجہ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح امام مہدی جمعہ بھی تھے اور امام مہدی بھی تو۔ جماعت احمدیہ، جماعت احمدیہ بھی ہے اور جمعہ بھی ہے۔ پس جمعہ کے ساتھ ہماری ساری بقاء وابستہ ہے۔ ہمارے تمام کاموں کا نیک انجام تک پہنچنا وابستہ ہے اور اس دن کے جو حقوق ہیں وہ ہمیں لازماً ادا کرنے ہوں گے اگر ہم نے اس دن کے حقوق ادا نہ کئے تو احمدیت تو ان برکتوں سے محروم نہیں ہوسکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو لازماً پورا ہوگا۔ محمد مصطفی ﷺ کی خوشخبریاں ہیں جن کو دنیا کی کوئی طاقت ٹال نہیں سکتی۔ مگر بعض نسلیں ان برکتوں سے ضرور محروم رہ سکتی ہیں۔ وہ نسلیں جن کو خدا تعالےٰ نے کھول کر برکتوں کی راہیں دکھادی ہوں وہ ان پر آگے قدم بڑھا کر ان برکتوں کے حصول کی کوشش نہ کریں ان کی محرومی ضرور ہوسکتی ہے۔ **پس خدا نہ کرے کہ ہماری نسل محروموں کی نسل شمار ہو کیونکہ ہماری نسل کو ہی خدا نے یہ معجزے دکھائے ہیں اور اوپر تلے مسلسل ظاہر ہونے والے نشانات کی صورت میں یہ معجزے دکھائے ہیں۔ جب سے احمدیت اپنی دوسری صدی میں داخل ہوئی ہے نئے نئے اعجازی نشان احمدیت کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ نشان ان نشانوں میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ سب سے بڑا عظیم نشان ہے کیونکہ اس نشان نے کھول کر اسلام کے غلبہ کو احمدیت کے غلبہ کے ساتھ نہ ٹوٹنے والے رشتوں میں جوڑ دیا ہے۔**

جمعہ کے تعلق میں مَیں اس سے پہلے جماعت کو نصیحت کر چکا ہوں کہ جمعہ کے حقوق ادا کریں، خود بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور اپنے بچوں کو بھی لایا کریں۔ جن لوگوں کو توفیق نہیں ملتی کہ وہ ہر جمعہ میں حاضر ہوسکیں ان کو چاہئے کہ وہ کم سے کم تین میں سے ایک جمعہ تو ضرور پڑھ لیا کریں اور جن کے بچوں کو تعلیمی اداروں کی پابندیوں کے نتیجہ میں ہر جمعہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں مل سکتی کوشش کریں کہ ان کے اساتذہ ان کے لئے استثنائی فیصلہ کرتے ہوئے ان کو اجازت دیں اگر نہ دیں تو کم از کم تین جمعوں میں سے ایک جمعہ ان کو سکول جانے سے روک دیں اور وہ جمعہ میں حاضر ہوا کریں یہ جو میں نے کہا تھا اس کا تعلق آنحضرت ﷺ کے بعض واضح فرمودات سے ہے اور انہی سے متعلق میں کچھ مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جامع ترمذی، ابواب الجمعة باب ماجاء فی ترک الجمعه من غیر عذرٍ میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت ابو جعد ضمریؓ (ان کے صحابی ہونے کے متعلق محمد ابن عمرؓ کی روایت ہے اور انہی کے حوالے سے ان کو صحابی کہا جاتا ہے۔) اسی لئے بریکٹ میں یہ درج ہوتا ہے کہ ان کو بھی فلاں وجہ سے صحابی شمار کیا گیا ورنہ معروف صحابہ میں، معلوم صحابہ میں ان کا نام نمایاں نہیں ہے مگر بہرحال تمام محدثین جنہوں نے ان کی روایات درج کی ہیں بطور صحابی ہی ان کی روایات درج کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسلسل تین جمعہ اپنی سُستی اور غفلت کی وجہ سے یا جمعہ کو حقیر سمجھتے ہوئے ترک کرتا ہے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا ایک دوسری روایت میں درج ہے کہ جو تین جمعہ عمداً چھوڑ دے وہ منافق ہے۔

یہ حدیث جو میں نے پیش کی ہے سنن ابوداؤد میں بھی ہے سنن النسائی میں بھی ہے، سنن ابنِ ماجہ میں بھی ہے اور ترمذی میں بھی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ پس بہت سے رستوں سے بہت ہی قابلِ اعتماد احادیث کی کتب میں کثرت کے ساتھ اس حدیث کو بیان فرمایا گیا جو اصل الفاظ ہیں وہ قابل غور ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

''من ترک الجمعة ثلٰث مرات تهاوناًبهاطبع الله علی قلبه'' (ترمذی کتاب الجمعہ حدیث نمبر:۴۶۰)

تھاوناً کا ترجمہ یہ کیا گیا کہ ہلکے پھلکے رنگ میں سُستی کے طور پر غفلت کے طور پر وہ جمعہ چھوڑ دیا اور **تھاوناً** کا ایک مطلب ہے کہ جمعہ کی Institution کو جمعہ کے مقدس دن کو خفیف سمجھتے ہوئے بے حقیقت اور بے وزن سمجھتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے میرے نزدیک یہ دوسرا معنٰی زیادہ مضبوطی کے ساتھ اس صورت حال پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت بیان ہوئی ہے۔ غفلت کی وجہ سے اگر کوئی فرض رہ جائے تو اس پر ایسی سخت سزا یقیناً تعجب انگیز ہے لیکن جب یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا تو اس کا تعلق عام غفلت اور سُستی سے نہیں بلکہ جمعہ کو معمولی سمجھنے سے اور حقارت کی نظر سے دیکھنے سے، تخفیف کی نگاہ سے دیکھنے سے ہے۔ پس وہ لوگ جو رفتہ رفتہ جمعہ کی قدر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا جمعہ پر حاضر ہوں یا نہ ہوں، ہوگئے تو ٹھیک ہے نہ ہوئے تو کیا ہے ان کے لئے اس میں بہت بڑا انتباہ ہے۔

ہم نے جمعہ کی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا ہے کیونکہ ہماری بقاء کا جمعہ سے تعلق ہے۔ یہ مضمون میں نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث کی روشنی میں خوب کھول دیا ہے۔ جمعہ کے جو عظیم الشان پھل ہمیں عطا ہونے ہیں وہ جمعہ کی عظمت کو قائم کرنے کے نتیجہ میں عطا ہوں گے اور آج کا جمعہ اس ضمن میں ایک عظیم قدم ہے جو ہم آگے اُٹھا رہے ہیں۔ یورپ کے ممالک میں خصوصیت کے ساتھ اور اسی طرح دوسرے مغربی ممالک میں جماعت احمدیہ جگہ جگہ بکھری ہوئی ہے اور اتنی تعداد میں مساجد کے قریب احمدی نہیں رہتے کہ ان کے لئے عملاً ہر جمعہ میں شامل ہونا ممکن ہو بعض تو مساجد سے اتنے دور رہتے ہیں کہ ان کے لئے شاید ہی کسی جمعہ میں شامل ہونا ممکن ہو پھر مختلف کاموں پر ہوتے ہیں، مختلف کاروبار ہیں ان میں پھنسے ہوئے تو جن کے لئے اس تھوڑے سے وقفے میں جو درمیان میں کھانے کی چھٹی کا وقفہ ہوتا ہے۔ جمعہ میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوتا اسی لئے میں اس سے پہلے زور دیتا رہا کہ کوشش یہ ضرور کریں کہ تین میں سے ایک جمعہ ضرور پڑھیں تا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی اس انذار کی حد میں نہ آئیں کیونکہ بہت ہی بدنصیبی ہوگی کہ آنحضرت ﷺ نے کھلا کھلا انذار فرمایا ہو اور ایک آدمی جمعہ کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھے اور اس انذار کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھے اس لئے میں نے ایک دفعہ یہ تحریک چلائی اور اللہ کے فضل سے جماعت نے اس کے نتیجہ میں مثبت ردعمل دکھایا۔ بعض لوگوں نے اپنی نوکریاں چھوڑ دیں، بعض بچوں نے اپنے ہیڈ ماسٹروں سے کہا سکول سے نکالتے ہو تو نکالو ہم تین میں سے ایک جمعہ جا کر تو ضرور پڑھیں گے اور بہت سی جگہ سے ایسی اطلاعیں ملیں کہ اساتذہ کو ان کے سامنے سر جھکانا پڑا اور انہوں نے زور کے ساتھ، اپنے عزم کے ساتھ جمعہ کی عظمت منوا کر چھوڑی۔ بعض احمدیوں نے نوکریوں سے استعفیٰ دیئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کو نئی نوکریاں عطا کیں جن میں یہ شرط تھی کہ جمعہ کے دن ان کو ضرور چھٹی ملا کرے گی۔ اور ایک صاحب نے لکھا کہ میری نوکری تو چھٹی لیکن جو دوسری نوکری ملی ہے اس میں تین دن چھٹیاں ہیں یعنی جمعہ کی بھی چھٹی ہے۔ ہفتہ کو بھی اور اتوار کو بھی تو اس لحاظ سے ان کو جمعہ کا سارا دن دینی کاموں میں صرف کرنے کے لئے میسر آ گیا تو جو لوگ خلوص نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں اور دین کی خدمت میں عزم دکھاتے ہیں اللہ ان کی ان کوششوں کو ضائع نہیں فرماتا اور ان پر ہمیشہ رحمت کی نظر رکھتا ہے اور اپنے فضل کے ساتھ ان کی ضرورتیں خود پوری کرتا ہے۔ لیکن اب خدا

نے ہمارے لئے ایک اور سہولت پیدا کر دی ہے۔ وہ Dish (ڈش) ہے جس کے ذریعے جمعہ کے اس خطبہ میں شامل ہوا جا سکتا ہے وہ انگلستان میں تو غالباً تین سو پاؤنڈ یا ساڑھے تین سو پچاس پاؤنڈ میں ملتا ہے لیکن جرمنی میں ڈیڑھ سو پاؤنڈ کے لگ بھگ قیمت کے مارک میں یہ مل جاتا ہے اور جرمنی کے امیر صاحب نے آج جو فیکس بھیجی ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ تمام احمدی مراکز میں جہاں Missionaries ہیں یعنی تمام مشن ہاؤسز میں خدا کے فضل کے ساتھ ڈش نصب کر دیئے گئے ہیں اور آج کا خطبہ وہاں براہ راست دیکھا بھی جائے گا اور سنا بھی جائے گا اور اس کے علاوہ تین سو احمدی احباب نے یہ ڈش حاصل کرنے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ کچھ کو مل چکے ہوں گے اور کچھ کو مل جائیں گے تو اس صورت میں یہ ممکن ہو گیا ہے کہ اس کثرت کے ساتھ جمعہ کے مراکز قائم کر دیئے جائیں اور یہ نظام کے تحت ہونا چاہئے کہ ہر احمدی کو اپنی سہولت کے تحت جمعہ میسر آسکے اور اس کے لئے مسجد بھی ضروری نہیں ہے۔ وہ عارضی مقام جسے نماز کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جائے یعنی نمازوں کا مرکز وہاں بھی جمعہ ہو سکتا ہے لیکن جمعہ کے لئے امام کا مقرر ہونا ضروری ہے ورنہ ہم خود جمع نہیں رہیں گے۔ احمدیت نے جو جمعیت دنیا کے سامنے پیش کی ہے یہ ہر پہلو سے جمعہ کے باریک معانی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جمعیت میں امامت کا ایک نظام کے ساتھ منسلک ہونا بھی لازماً داخل ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہو گا کہ ہر شخص جس کے پاس ڈش خریدنے کی استطاعت ہے وہ اپنی مرضی سے ڈش خریدے اور اپنے گھر میں جمعہ پڑھانے لگ جائے۔ اس سے تو بجائے جمعہ کے افتراق پیدا ہو گا۔ اس لئے خطبہ سُن لینا اپنی ذات میں ایک بابرکت کام ہے یہ تو گھروں میں سُنا جا سکتا ہے اور اس کا فائدہ ہو گا لیکن اس کو جمعہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ جب تک نظام جماعت کی طرف سے باقاعدہ جمعہ کے مراکز قائم نہ ہوں اور وہاں امام مقرر نہ ہوں اور وہ امیر کی طرف سے مقرر ہوں گے ہر شخص اپنی مرضی سے امام نہیں بن سکتا۔

پس جمعہ کا یہ مفہوم ہے جو اب ہر لحاظ سے اس نئے دور میں بھی صادق آنا چاہئے۔ آج تو صرف یورپ میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ لیکن اب وہ دن آنے والے ہیں اور بہت دور نہیں کہ مختلف برّ اعظم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی آواز کے ذریعہ اور تصویر کے ذریعہ جمع کئے جائیں گے اور اس طرح جمعہ کا نظام سارے عالم میں پھیلتا چلا جائے گا اور یہ ایک رنگ میں آئندہ

پوری ہونے والی عظیم الشان پیشگوئیوں کا پیش خیمہ ہوگا۔ پس دوسری صدی کے سر پر جماعت احمدیہ کو یہ توفیق ملنا کوئی معمولی بات نہیں۔ محض جذباتی ہیجان کا قصہ نہیں ہے۔ واقعۃً ایک بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی کے پورے ہونے کے آثار ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور وہ آثار انشاء اللہ دن بدن زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور قوت پکڑتے چلے جائیں گے۔

جمعہ کی اہمیت کے سلسلہ میں ایک اور روایت حضرت سمرہؓ سے مروی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **احضرو االجمعه وادنوامن الامام فان الرجل ليتخلف عن الجمعه حتى انه ليتخلف عن الجنة وانه لمن اهلها.** (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر: ۱۹۲۵۳)

فرمایا جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹتا ہے وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس کا اہل ہوتا ہے۔

یہ سادہ سے چند الفاظ ہیں لیکن دیکھیں ان میں کتنی گہری حکمتیں بیان فرما دی گئی ہیں اور باتوں باتوں میں عرفان کے عظیم خزانے ہیں جو لٹائے جا رہے ہیں۔ جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو ان کا کیا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جمعہ کا امام سے تعلق ہے اور دراصل اس امام سے تعلق ہے جو خدا مقرر فرماتا ہے۔ اور امام مہدی ہی کے ذریعہ جمعہ کے ہر معنی میں جمعہ سے تعلق رکھنے والی برکتیں مسلمانوں کو نصیب ہونی تھیں اور درمیانی عرصہ میں لوگوں نے ان برکتوں سے محروم رہنا تھا۔ مقدّر یہ تھا کہ جن عظیم کاموں کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کی تکمیل آپؐ کے کامل غلام امام مہدی کے ذریعہ ہونی تھی۔ پس امامت کا جمعہ سے گہرا تعلق ہے اور جمعہ کے قریب ہونے کے ساتھ آپؐ نے امام کے قریب ہونے کا مضمون بھی بیان فرما دیا۔ سادہ سی باتوں میں حکمت کے کیسے کیسے خزانے دفن ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث کو سرسری نظر سے پڑھنے والا ایسا ہی ہوتا ہے جو سمندروں کو سرسری نظر سے دیکھے دنیا کے نظاروں کو سرسری نظر سے دیکھے اور گزر جائے اس بیچارے کو پتا ہی نہیں چلتا کہ سمندر کی تہہ میں ڈوبے ہوئے کتنے موتی ہیں، کتنے خزانے ہیں، بعض بنجر زمینوں کی گہرائی میں خدا تعالیٰ نے کتنی نعمتیں انسان کے لئے دفن کر رکھی ہیں، صحراؤں میں تیل کے چشمے ہیں۔ پس کائنات ایک زندہ خدا کی مظہر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس زندہ خدا کی روحانیت کا مظہر تھے اور ہیں اور اس لحاظ سے آپؐ کی باتوں کو سطحی نظر سے دیکھنا اپنی جان پر ظلم

کرنا ہے۔اب ضمناً چلتے چلتے آپؐ فرماتے ہیں کہ جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو۔ اب ان دونوں باتوں کو جوڑ کر دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ دراصل امام کے قریب ہونا ہی جمعہ ہے ایک امام کے ذریعے ہی دنیا میں اسلام کی جمعیت قائم ہو سکتی ہے اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ پس فرمایا کہ جمعہ کو ظاہری طور پر حاضر ہو کر اس کے تقاضے پورے نہ کرو بلکہ اس کے معنوں پر نظر رکھا کرو۔ امام سے قربت اختیار کرو اسی کے ذریعے تمہیں حقیقی معنوں میں جمعہ نصیب ہوگا پھر فرمایا کیونکہ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹتا ہے وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے اس ارشادِ نبوی کا پہلی دونوں باتوں سے تعلق ہے۔ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹنا شروع ہوتا ہے اس کے دل پر آہستہ آہستہ زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ اہلیت کے باوجود جنت سے محروم رہ جاتا ہے اسی طرح جو امام سے پیچھے ہٹنے لگتا ہے اس کے دل پر بھی رفتہ رفتہ زنگ لگنے شروع ہو جاتے ہیں، اس کے اندر بھی بُعد پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے بدظنیوں کی طرف میلان شروع ہو جاتا ہے اور اگر وہ روحانی ترقی کی صلاحیت بھی رکھتا ہو تو اپنی جان پر اس ظلم کے نتیجہ میں وہ اس صلاحیت کے پھل سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس حضور اکرم ﷺ نے جمعہ پر حاضر ہونے پر ہی زور نہیں دیا۔ جمعہ میں حاضر ہو کر اس کا عرفان حاصل کرنے پر زور دیا ہے اور گہرائی میں اُتر کر اس کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

جہاں تک اہلیت کا تعلق ہے مراد یہ ہے کہ جو لوگ امام سے وابستہ ہو چکے ہوں۔ یہ انہی کا ذکر چل رہا ہے ان سب کو خدا تعالیٰ جنت میں داخل ہونے کی اہلیت عطا کر دیتا ہے اور اہلیت کا آغاز ہی اس تعلق سے ہوتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہونا اہلیت کا ٹکٹ نہیں ہے بلکہ اہلیت والوں میں داخل ہونے کا اعلان ہے اور اس داخلے کے بعد دیگر شرطیں پوری کرنا ہوں گی اور ان شرطوں میں تقرّب الی الامام بھی ایک شرط بیان فرمائی گئی ہے جمعہ کا تقرب کرو، جمعہ کی عظمت کو پیش نظر رکھو۔ اس میں حاضر ہوا کرو اس دن کی بہت ہی عظیم الشّان برکتیں ہیں۔ احادیث میں اس کثرت سے بیان ہوئی ہیں کہ ان پر ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ان سب برکتوں کا حاصل کرنا جمعہ سے تعلق رکھتا ہے جمعہ کے آغاز سے پہلے بھی تعلق رکھتا ہے جمعہ کے بعد بھی تعلق رکھتا ہے۔ سورۂ جمعہ جہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ جب اذان دی جائے تو جمعہ کی طرف دوڑ کر آؤ۔ اس کے بعد فرمایا گیا کہ جمعہ کے بعد پھر بے شک دنیا میں پھرا کرو، اپنے کاموں میں مشغول ہو

جایا کرو اور خدا کے فضل حاصل کیا کرو مگر اس کا ذکر بلند کرتے ہوئے۔ پہلے بھی ذکر ہے اور بعد میں بھی ذکر ہے، اور بہت سی برکتیں جن کا جمعہ کی تیاری سے تعلق ہے، بہت سی برکتیں ہیں جن کا جمعہ کے دوران فرشتوں کے نزول سے تعلق ہے، بہت سی برکتیں ہیں جو جمعہ کے بعد بکھرنے کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں اور وہ کام جو انسان چھوڑ کر جمعہ کے لئے حاضر ہوتا ہے جب دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سورۂ جمعہ کی تصریح کے مطابق اس میں پہلے سے زیادہ برکتیں ملتی ہیں اور خدا کا فضل پہلے کی نسبت زیادہ میسّر آتا ہے اس لئے جو وقت انسان بظاہر قربان کرتا ہے وہ وقت ضائع نہیں جاتا بلکہ کم پھل کی بجائے زیادہ پھل لے کر آتا ہے۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (الانفال:۴۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کثرت کے ساتھ کیا کرو۔ یہ مضمون قرآن کریم میں جگہ جگہ بیان ہوا ہے اور سورۂ جمعہ کے تعلق میں بھی بیان ہے۔

پس جمعہ کے تقرب کا معنی محض جمعہ میں حاضر ہو جانا نہیں بلکہ جمعہ کی برکات کے اوپر غور کرتے رہنا اور کوشش کرتے رہنا کہ وہ ساری برکتیں انسان کو نصیب ہوں اور اذان کی آواز پر حاضر ہونے کا مضمون امامت سے تعلق رکھتا ہے اور تقرب الی الامام کے مضمون کو بھی اس نے ڈھانپا ہوا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر آواز دی جائے۔ جب جمعہ ہونے کا اعلان کیا جائے تو بلا تاخیر اس پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جانا۔ امام مہدی نے جو ساری دنیا میں اذان دی ہے یہ وہی اذان ہے جس کا سورۃ جمعہ میں ذکر ہے۔ جب بھی اذان دی جائے اور تمہیں بلایا جائے تو تم دوڑتے ہوئے تیزی کے ساتھ جمعہ کے لئے حاضر ہو جایا کرو۔ یہ جمعہ ظاہری جمعہ بھی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا اور تقرب الی الامام کا مضمون بھی اس میں شامل ہے جو حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے کھولا۔ **احضروا الجمعة وادنوا من الامام**. جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کا قرب اختیار کرو یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یا امام مہدی پر اپنی پوری شان کے ساتھ صادق آتا ہے اور آپ نے جو اذان دی ہے وہ سارے عالم کو اکٹھا کرنے کی اذان دی ہے اور اس کا ذکر آپ احادیث میں سُن چکے ہیں اور تفاسیر میں پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح گزشتہ بزرگ اور آئمہ اور اہل فلسفہ اس مضمون کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر لکھا کہ ایک بھی مفسّر نہیں ہے جس نے اس بات سے اختلاف کیا ہو یا جس نے یہ بیان نہ کیا ہو۔ جہاں تک تفصیل

سے جائزہ لینے کا تعلق ہے مجھے تو اس کا موقع نہیں ملا لیکن اگر کسی مفسّر نے ذکر نہ بھی کیا ہو اور غیر احمدی مولویوں کی عادت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے دُعاوی پر وہ کوشش کرتے ہیں، تلاش کرتے ہیں کہ کسی ایک مفسّر کو جو چاہے کیسی بھی ثانوی حیثیت رکھتا ہو تلاش کر کے اس کی کتاب نکال کر دکھائیں کہ اس میں تو ذکر نہیں ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عارفانہ کلام کو سمجھتے ہی نہیں اور نہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کلام کو سمجھتے ہیں اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ ذکر عام ہوتا اور اگر کسی ایک بھی مفسر کو اس سے اختلاف ہوتا اور وہ اتفاق نہ کرتا تو وہ ضرور اس بات کا اظہار کرتا۔ اسی لئے شروع میں مَیں نے ان معنوں میں یہ دعویٰ کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو میں انہی معنوں میں ہمیشہ سمجھتا ہوں کہ آپؑ کی مراد یہ ہے کہ بڑے بڑے مفسرین نے کھول کھول کر آئندہ زمانہ کے غلبۂ اسلام اور بنی نوع انسان کے ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کو مسیح موعودؑ کے دور سے وابستہ فرمایا اور امام مہدیؑ کے دور سے وابستہ فرمایا اور جنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا انہوں نے خاموشی کے ساتھ اس بات پر صاد کر دیا کہ ان کو بھی اس مضمون سے اتفاق ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کی آواز پر لبیک کہنا آپ کے قریب ہونے کی کوشش کرنا یہ یہی مضمون ہے کوئی باہر کا مضمون نہیں۔ چنانچہ اس مضمون پر مزید روشنی آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث سے پڑتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب تمہیں پتا چلے کہ امام مہدیؑ ظاہر ہوا ہے۔ امام مہدیؑ نے کسی جگہ اپنے آنے کا اعلان کیا ہے تو اُس کی طرف جاؤ خواہ تمہیں برف کے تو دوں پر گھٹنوں کے بل بھی اس تک پہنچنا پڑے۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر: ۴) یہ وہی اذان کا جواب ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ سورہ جمعہ میں ذکر ہے اور امام مہدی علیہ السلام کی اذان سے اس کا تعلق ہے ورنہ آنحضرت ﷺ اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ وحی پر مبنی باتیں تھیں اور قرآنی مضامین کو سمجھ کر انہی مضامین کو اپنے الفاظ میں بیان فرماتے تھے کہ اگر تم سنو کہ امام مہدیؑ ظاہر ہو گیا ہے تو خواہ برف کے تودوں پر یعنی گلیشیرز پر سے گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو اس تک پہنچو اور پہنچ کر کیا کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے اُسے میرا اسلام کہو۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے عاشقوں کا کتنا خیال ہے کہ آخر تک کے تمام زمانے پر نظر ڈال کر ایک ایسا عاشق نظر آیا جس کے متعلق آپؐ کا دل یقین کے ساتھ گواہی

دے رہا تھا کہ ایسا عشق مجھ سے اور کوئی نہیں کرے گا اور اس کے جواب میں اس کو بتانے کی خاطر کہ میری تیرے دل پر نظر ہے، خدا نے مجھے تیری کیفیات سے آگاہ فرما دیا ہے۔ یہ حکم دیا کہ جو کوئی بھی اس آواز کو سنے وہ برف کے تودوں پر سے بھی گھٹنوں کے بل چلے اور وہاں پہنچے اور امام مہدی علیہ السلام کو میرا سلام کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب لدھیانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں غیروں نے اکٹھے ہو کر شور کیا اور بڑے گندے رنگ میں بہت مخالفت کا اظہار کیا تو اس وقت چوٹی کے ایک مولوی جن پر اُن کی نظر تھی کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ مغلوب کر سکتے ہیں اُن کو اوپر بھیجا گیا اور ان کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتے ہی اُن کے دل نے یہ گواہی دی کہ یہ سچا ہے۔ کوئی کج بحثی کی بجائے مخالفت کی بات کرنے کی بجائے آپ نے کھڑے ہو کر ایک مختصر تقریر کی اور کہا کہ میں آج محمد مصطفی ﷺ کا سلام آپ کو پہنچا تا ہوں کیونکہ آپ ہی سچے مہدیؑ ہیں، آپ ہی کے متعلق ہمیں حکم ملا ہے۔ پس وہ قرب جس کا اس حدیث میں ذکر ہے اسی قرب کا سورۃ جمعہ میں بھی ذکر ہے اور اس آواز پر کیسے لبیک کہنا ہے اس کا اِن کھلی کھلی احادیث میں ذکر ہے۔

پس جماعت احمدیہ کو جمعہ کے ساتھ بہت گہری وابستگی ہے اور جمعہ کے عظیم معنوں میں جمعہ کے ساتھ ایک ایسا تعلق قائم ہوا ہے جو دُنیا کی کسی جماعت کو کبھی اس طرح نصیب نہیں ہوا۔ پس جمعہ کے ساتھ جیسا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر تعلق جوڑا ہے اسی طرح اس جمعہ سے بھی تعلق جوڑیں کیونکہ یہ جمعہ اور مسیح موعود علیہ السلام کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کا نام جمعہ رکھا گیا اس لئے لازم ہے کہ ہم اس جمعہ کی ظاہری تقریب کو بھی ایک تقدس کا مقام دیں۔ ایک محبت کا مقام دیں۔ ایک عزت اور احترام کا مقام دیں۔ آپ بھی اس کے ساتھ وابستہ ہوں۔ اپنی اولادوں کو بھی اس کے ساتھ وابستہ کریں اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے یورپ کے براعظم کے ساتھ یہ احسان کا سلوک فرمایا ہے اور اس احسان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی ہجرت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ جس علاقے نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والے کو پناہ دی ہو اس علاقے کے مقدر میں کچھ برکتیں لکھی جاتی ہیں۔ کچھ سعادتیں اس کو نصیب ہوتی ہیں، پس یہ سعادت بے وجہ نہیں ہے۔ انگلستان نے اس ہجرت میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو پناہ دی ہے اور یہ مقدر تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشفی طور پر اپنے نام کو آدھا عربی رسم الخط میں اور آدھا انگریزی رسم الخط میں لکھا ہوا دیکھا۔ (تذکرہ صفحہ نمبر:۲۶) یہ ایک پیشگوئی تھی کہ کسی وقت آپ کا ایک ایسا خلیفہ کچھ عمر مشرق میں بسر کرنے کے بعد وہاں کے مرکز سے تعلق رکھتے ہوئے کچھ عمر کا حصہ مغرب میں بسر کرے گا۔ یہ عرصہ کتنا ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن یہ پیشگوئی یقینی طور پر بتا رہی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے کسی خلیفہ کو آپ کی نمائندگی میں ہجرت کرنی ہوگی اور انگلستان میں اس کو پناہ دی جائے گی ورنہ مسیح موعود علیہ السلام کا آدھا نام انگریزی میں لکھنے کا کوئی اور مفہوم سمجھ میں نہیں آسکتا۔ پس یہ وہی برکت ہے مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کو پناہ دینے کی برکت جس کو خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں مغرب کی جماعتوں کے لئے ظاہر فرمایا ہوا ہے اور فرماتا چلا جا رہا ہے انگلستان اس برّ اعظم کا حصہ ہے یہ برکتیں اس سارے براعظم پر پھیل رہی ہیں اور آج کا مبارک جمعہ جس نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ ایک وسیع برّ اعظم میں دور دراز کے لوگ عملاً امام وقت کے خطبہ کو سُن بھی سکیں اور دیکھ بھی سکیں اور ایک گونہ بدنی شمولیت کا احساس اور لطف حاصل کر سکیں۔ یہ بھی ہجرت کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے یورپ کو عطا فرمایا۔

جمعیت کا جو یہ آغاز ہوا ہے اس میں چونکہ جمعہ کا بہت گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق میں بار بار بیان کر چکا ہوں اس لئے میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ جماعت اس سے حتی المقدور استفادہ کرے۔ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں با قاعدہ مراکز مقرر کئے جائیں۔ امام مقرر کئے جائیں ان کی متابعت میں یہ خطبہ سننے کے بعد جو پیشگوئی کے رنگ میں پورا ہو رہا ہے اس لئے ہرگز اسے ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس خطبہ کو کوئی بھی اہمیت نہ دی جائے کیونکہ یہ واقعہ اور یہ نظام عظیم الشان پیشگوئیوں کا مصداق ہے کہ امام جماعت احمدیہ کا خطبہ براہ راست دور دراز علاقوں میں سُنا بھی جا سکتا ہے اور دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نظام قائم ہونا چاہئے کہ یہ خطبہ اگر باقاعدہ جمعہ کا وقت ہو تو اس رنگ میں سُنا جائے کہ باقاعدہ مراکز قائم ہوں وہاں ائمہ مقرر ہوں اور وہاں یہ خطبہ سننے کے بعد پھر سنت کی ادائیگی کے رنگ میں ایک مختصر خطبہ امام دے دے۔ عربی کا مسنونہ خطبہ پڑھ سکتا ہے اور ضروری باتیں جو مقامی حالات کے مطابق کہنی ہیں مختصر کہہ دے اور پھر جمعہ کی باجماعت نماز کروائے۔ اس رنگ میں اس خطبہ کا ان کے مقامی جمعوں کے ساتھ امتزاج ہو سکتا ہے لیکن پورا جمعہ

میرے ساتھ وہاں نہیں پڑھا جا سکتا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ امام کے آگے ہونا اور بھی بہت سی ظاہری شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا ضروری ہے اور میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ جائز ہوگا کہ جمعہ کی نماز میں وہ میرے ساتھ شامل ہو کر سمجھیں کہ ان کی باقاعدہ جمعہ کی نماز ہوگئی ہے۔اس لئے میں تاکیداً یہ کہتا ہوں کہ خطبہ سُنیں اُس سے استفادہ کریں۔اس کے بعد مختصر خطبہ مسنونہ یا کچھ زائد دے کر اپنی نماز جمعہ پڑھیں۔ اس طرح انشاء اللہ بہت ہی بابرکت نظام قائم ہو جائے گا۔جو آنحضرت ﷺ کی مقرر کردہ راہوں پر چلتے ہوئے اس زمانے کی برکتیں بھی حاصل کر رہا ہوگا۔

اس کے علاوہ گھر میں جو خواتین اور بچے ہیں جن کے لئے یہاں پہنچنا ممکن نہیں ان کو تو یہ تاکید ہے کہ جس جس کو استطاعت ہے اگر ایک گھر کو استطاعت ہے تو وہ خود اپنے لئے ڈش خریدے جس کے ذریعے یہ خطبہ دیکھا اور سُنا جا سکے اور اگر ایک گھر میں استطاعت نہ ہو تو محلّہ کے دو چار گھر مل کر خواہ جمعہ وہاں باقاعدہ ادا ہو یا نہ ہو کوشش کریں کہ وہ خود بھی شامل ہوں اور اپنے بچوں کو بھی شامل کریں۔چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی ساتھ شامل کرنا چاہئے۔کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ بچپن میں انسان جو چیزیں دیکھتا اور سُنتا ہے ان کا بہت گہرا اثر دل پر پڑتا ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ دل پر انمٹ نقوش بن جاتے ہیں۔وہ نقوش دل پر بھی قائم ہوتے ہیں اور دماغ پر بھی قائم ہوتے ہیں۔مجھے یاد ہے جب میں قادیان کی گلیوں میں پھرتا تھا تو سب سے زیادہ وہ پرانے زمانے یاد آتے تھے وہ صحابہؓ یاد آتے تھے جو وہاں گزرا کرتے تھے۔ہم ان کو پہلے سلام کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔اکثر وہ ہم سے بھی پہل کر جاتے تھے۔گلیوں میں اتنی کثرت سے صحابہؓ پھرتے ہوئے نظر آتے تھے۔وہ فقیر درویش جو وہاں تھڑوں پر پڑے نظر آتے تھے۔ان کے اندر بھی ایسا تقدس تھا کہ بچپن کی وہ یادیں انمٹ نقوش بن چکی ہیں اور قادیان کی گلیوں میں پھرتے ہوئے ظاہری طور پر دوسرے نظارے بھی میں دیکھ رہا ہوتا تھا لیکن دل اور دماغ ان پُرانی یادوں میں بھی محو ہوتا تھا اور ان نظاروں کو دوبارہ نظر کے سامنے لے آتا تھا۔تو اس لئے اگر بچپن میں اس قسم کی تقریبات میں شمولیت کی توفیق ملی ہو تو اس سے جماعت کے ساتھ ایک گہری وابستگی ہو جاتی ہے اور خلافت کے نظام کے ساتھ ہو جاتی ہے۔پس بچوں کے لئے بھی ایک بہت خوبصورت موقع ہے۔ان کو ایک دلکش سعادت مل رہی ہے کہ وہ بھی گھر بیٹھے اپنے ماں باپ کے ساتھ یہ چیزیں دیکھیں ان کو پھر خدا خود یہ توفیق دے گا کہ وہ موازنہ کریں

گے کہ یہ کس قسم کے ٹیلی ویژن کا نظارہ تھا اور وہ جو ہم دنیا کے ٹیلی وژنز پر دیکھتے ہیں وہ کس قسم کے نظارے ہوتے ہیں اور دل لازماً رفتہ رفتہ ان چیزوں کی طرف کھنچتے چلے جائیں گے کیونکہ نیکی کو اللہ تعالیٰ نے ایک طاقت عطا فرمائی ہے جو کوئی اس سے چھین نہیں سکتا۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔اس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے متعلق بتایا کہ آپؐ کو ہم نے ممبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا کہ لوگوں کے جمعہ ترک کرنے کی وجہ سے وہ اس حال کو پہنچ جائیں گے کہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں جا شامل ہوں گے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

پس خدا کرے کہ ہمیں توفیق ملے کہ جمعہ کی عظمت کو قائم کریں اور ایک بھی احمدی ایسا نہ ہو جو آنحضرت ﷺ کے اس انذار کا مصداق بنے اور خدا کرے کہ باقی دنیا میں بھی رفتہ رفتہ یہ رابطے قائم اور مضبوط ہوں اور گھر گھر میں جمعہ کی برکتیں پہنچیں۔

اس کا تبلیغ عالم کے ساتھ جو گہرا تعلق ہے اس سلسلہ میں میں کچھ خطبات پہلے دے چکا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ جب بھی توفیق ملے گی میں مزید بیان کروں گا کیونکہ جمعہ کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ سارے عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے ۔ جو مقدر ہے وہ تو ہے ہی لیکن اس مقدر کا ہماری تدبیروں سے ایک گہرا تعلق ہے اور جس احمدی نسل کو زیادہ قوت اور خلوص کے ساتھ اور زیادہ حکمت کے ساتھ وہ تدبیریں سوچنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی روحانی پھل انہی کے مقدر میں ہوگا وہ سارے وعدے انہی کے حق میں پورے ہوں گے۔خدا کرے کہ ہماری یہ نسل وہ نسل نکلے جس کو خدا کے فضل کے ساتھ یہ توفیق ملے کہ قرآن کریم میں مندرج جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں اور احادیث میں درج شدہ جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر فرمائی گئی جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں تمام تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور یہ نسل مبارک اور غیر معمولی سعادتوں والی وہ نسل ثابت ہو جو خود خدا کے ساتھ گہرا تعلق قائم رکھتے ہوئے یہ عظیم الشان فیض حاصل کرے اور پھر ہمارے ہاتھوں سے ساری دنیا کو یہ فیض نصیب ہو۔ہم وہ کوثر بن جائیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی کوثر ہے جس کا فیض کبھی ختم نہیں ہوتا اور تمام دنیا میں اس کے فیض پھیلانے کے لئے آج ہمیں چنا گیا ہے۔خدا کرے کہ ہم اس منصب کے اہل ثابت ہوں۔ آمین۔